فتاویٰ امن پوری (قسط ۹۵)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: شوہر نے کہا کہ اگر فلاں تاریخ تک ہر ماہ بیوی کو اتنے پیسے منی آڈر نہ کروں، تو بیوی کو طلاق ہے، پھر کسی اور ذریعہ سے پیسے بھیج دیے، طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: اگر مقررہ تاریخ تک رقم بھیج دی، خواہ کسی بھی ذریعہ سے بھیج دی، تو طلاق واقع نہیں ہوگی۔

سوال: کیا معلق طلاق واپس ہوسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: معلق طلاق واپس ہوسکتی۔

سوال: شوہر نے کہا کہ اگر چھ ماہ تک بیوی کے نام جائیداد نہ کردوں، تو نکاح منسوخ و باطل ہے، کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ''منسوخ و باطل'' سے شوہر کی مراد طلاق تھی، تو چھ ماہ تک جائیداد نام نہ کرنے کی صورت میں طلاق ہو جائے گی اور اگر کچھ اور نیت تھی، تو طلاق نہ ہوگی۔

سوال: اگر کوئی شخص اپنے بھائی کو طلاق کا مالک بنا دے اور بھائی اپنی بھابھی کو طلاق دے دے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: طلاق کو تفویض کرنا جائز ہے اور تفویض کردہ طلاق نافذ ہو جاتی ہے، لہٰذا مذکورہ صورت میں بھائی نے بھابھی کو جو طلاق دی، وہ واقع ہوگئی۔

سوال: شوہر نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر فلاں شخص نے فلاں عورت سے نکاح کیا،

تو تجھے طلاق ہے، کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ معلق طلاق ہے، شرط پائی جائے گی، تو طلاق ہو جائے گی۔

(سوال): شوہر نے بیوی سے کہا کہ اگر اس دروازے سے جائے گی، تو تجھے طلاق ہے، پھر وہ دوسرے دروازے سے باہر گئی، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): طلاق کے لیے جس دروازے سے جانے کی شرط لگائی تھی، اگر اس دروازے سے جاتی، تو طلاق ہو جاتی، اب چونکہ وہ دوسرے دروازے سے چلی گئی، لہٰذا طلاق نہیں ہوئی۔

(سوال): ایک شخص نے اپنے بہن بھائیوں سے کہا کہ میں اپنی زوجہ کو دوسرے مکان میں نان ونفقہ دیا کروں گا، اگر میں اسے اس گھر میں لاؤں، تو اسے طلاق ہے، پھر وہ کچھ دن بعد خود ہی اس گھر میں آ گئی، تو کیا طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب): شوہر نے طلاق کے لیے شرط یہ لگائی تھی کہ اگر میں اسے گھر لاؤں گا، تو طلاق ہے۔ اب چونکہ وہ خود آئی ہے، شوہر لے کر نہیں آیا، تو اسے طلاق نہیں ہوگی، کیونکہ طلاق کی شرط نہیں پائی گئی۔

(سوال): شوہر نے کہا کہ اگر عمر اور اس کی اولاد کو زمین دوں، تو میری بیوی کو طلاق ہے، پھر عمر کے داماد کو زمین دے دی، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اس صورت میں طلاق نہیں ہوئی، کیونکہ طلاق اس شرط پر تھی کہ اگر عمر یا اس کی اولاد کو زمین دوں، جبکہ مذکورہ صورت میں داماد کو زمین دی ہے، جو کہ اولاد نہیں۔

(سوال): کیا لڑکی کے ولی کو مشروط طلاق کا حق حاصل ہے؟

(جواب): ولی کو کسی طلاق کا حق حاصل نہیں۔ یہ شوہر کا وظیفہ ہے۔

(سوال): شوہر نے بیوی سے کہا کہ اگر میں فلاں کی زمین پر قبضہ نہ کروں، تو تجھے طلاق ہے، پھر اس نے توبہ کر کے یہ ارادہ ترک کر دیا، تو کیا بیوی کو طلاق ہو جائے گی؟

(جواب): معلق طلاق کو واپس لیا جا سکتا ہے۔ اس نے اپنی شرط واپس لے لی، لہٰذا طلاق نہ ہوگی۔

(سوال): ''اگر فلاں کو قتل نہ کیا، تو میری بیوی کو طلاق ہے۔'' تو کیا حکم ہے؟

(جواب): بہر حال قتل نہ کرنے کی صورت میں طلاق ہو جائے گی، اسے چاہیے کہ قتل کی شرط واپس لے لے، تو اس کی بیوی کو طلاق نہ ہوگی، اگر اس نے قتل کر دیا، تو بہت بڑے گناہ ارتکاب کر بیٹھے گا۔

(سوال): کیا یہ معاہدہ لکھوانا جائز ہے کہ اگر پہلی بیوی کی موجودگی میں دوسری شادی کروں، تو اسے طلاق ہے؟

(جواب): یہ باطل شرط ہے، البتہ اگر یہ شرط فریقین نے طے کر لی، تو دوسری شادی کرنے کی صورت میں پہلی بیوی کو طلاق ہو جائے گی۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''آپ میں سے ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے، جو ایسی شرطیں لگاتے ہیں، جو کتاب اللہ میں موجود نہیں ہیں، جو شرط کتاب اللہ میں نہیں وہ باطل ہے، خواہ سینکڑوں شرطیں ہی کیوں نہ ہوں۔''

(صحيح البخاري : 2560، صحيح مسلم : 1504)

(سوال): ایک شخص نے کہا کہ اگر میری بیوی مجھے مہر معاف کر دے، تو اسے طلاق دے دیتا ہوں، بیوی نے منظور کر لیا، پھر شوہر نے طلاق دے دی، مگر بیوی نے مہر معاف نہ

کیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): طلاق کو مہر کی معافی سے مشروط کیا گیا تھا، تو جب مہر معاف نہیں کیا، تو طلاق بھی واقع نہیں ہوئی، اسی طرح جب طلاق نہیں ہوگئی، تو مہر بھی معاف نہ ہوگا۔

(سوال): شرط طے پائی کہ اگر شوہر نے موجودہ بیوی کے رہتے ہوئے دوسری شادی کی، تو پہلی بیوی کو طلاق ہے، اب کیا شوہر شادی کر سکتا ہے؟

(جواب): ایسی شرائط لگانا، جو کتاب میں نہیں ہیں، جائز نہیں۔ البتہ اگر ایسی کوئی شرط طے پا گئی ہے، تو اسے پورا کرنا چاہیے، ورنہ مذکورہ صورت میں طلاق واقع ہو جائے گی۔

(سوال): ایک شخص نے کہا کہ اگر میں فلاں کی اجازت کے بغیر فلاں عورت سے نکاح کروں، تو اسے طلاق ہے، کیا بغیر اجازت اس عورت سے نکاح کرنے سے طلاق ہو گی یا نہیں؟

(جواب): یہ معلق طلاق نہیں ہے، معلق طلاق اس وقت معتبر ہوتی ہے، جب عورت نکاح میں ہو، جو عورت نکاح میں ہی نہیں، اس کو معلق طلاق دینے کا کیا معنی؟ نکاح سے پہلے طلاق واقع نہیں ہوتی، یہ لغو طلاق ہے۔ لہٰذا اگر وہ بغیر اجازت اس عورت سے نکاح کرے گا، تو طلاق واقع نہ ہوگی، کیونکہ یہ معلق طلاق ہے ہی نہیں۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا طَلَاقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَا عِتْقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ .

”جس کا انسان مالک نہیں، اسے طلاق نہیں دے سکتا اور جس کا انسان مالک نہیں، اسے آزاد نہیں کر سکتا۔“

(مسند الإمام أحمد : 189/2، 207، سنن أبي داوٗد : 2190، سنن التّرمذي : 1181،

سنن ابن ماجه : 2047، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۷۴۳) نے ''صحیح'' حافظ ذہبی رحمہ اللہ (تلخیص المستدرک : ۲/ ۲۰۴، ۲۰۵) اور ابن ملقن رحمہ اللہ (تحفۃ المحتاج، ح:۱۱۸۴) نے ''صحیح'' کہا ہے۔اس کی اور بھی سندیں ہیں۔

(سوال): طلاق کے ساتھ ''ان شاءاللہ'' کہہ دیا، تو طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب): اگر طلاق کے متصل بعد ''ان شاءاللہ'' کہہ دیا، طلاق واقع نہیں ہوتی۔

(سوال): شوہر نے کہا کہ اگر تم خالہ کے گھر جاؤ گی، تو تمہیں طلاق ہے، تو کیا وہ خالہ کے گھر جاسکتی ہے یا نہیں؟

(جواب): بہر صورت اگر وہ خالہ کے گھر چلی گئی، تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

(سوال): ایک شخص نے کہا کہ اگر میں فلاں سے ملاقات کروں، تو میرا نکاح فسخ ہے، کیا اس سے طلاق ہو گی یا نہیں؟

(جواب): اگر نکاح فسخ کرنے سے اس شخص کی مراد طلاق تھی، تو یہ معلق طلاق ہو گی اور شرط پائے جانے کی صورت میں طلاق واقع ہو جائے گی۔

(سوال): شوہر نے کہا کہ اگر بات کروں، تو میری بیوی کو طلاق ہے، پھر اس نے بات کر دی، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اس صورت میں طلاق ہو جائے گی۔ یہ معلق طلاق ہے۔

(سوال): مشروط طلاق کب واقع ہوتی ہے؟

(جواب): مشروط طلاق اس وقت واقع ہوتی ہے، جب شرط پائی جاتی ہے، اسی کے مطابق عورت عدت گزارے گی، نہ کہ اس وقت کے مطابق، جب مشروط طلاق دی تھی۔

(سوال): شوہر نے کہا کہ اگر خلاف شریعت کوئی کام کروں، تو میری بیوی کو طلاق کا اختیار ہوگا، اب اس نے قبر کو سجدہ کیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): قبر کو سجدہ کرنا حرام اور خلاف شرع ہے۔ بت پرستی کی ابتدا یہی ہے۔

❁ علامہ شامی حنفی رحمہ اللہ (۱۲۵۲ھ) نقل کرتے ہیں:

إِنَّ أَصْلَ عِبَادَةِ الْأَصْنَامِ اتِّخَاذُ قُبُورِ الصَّالِحِينَ مَسَاجِدَ .

''بت پرستی کی اصل نیک لوگوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنانا ہے۔''

(فتاویٰ شامی: 380/1)

لہٰذا مذکورہ صورت میں طلاق کا حق بیوی کو تفویض ہو چکا ہے، وہ اگر اپنے آپ کو طلاق دے گی، تو نافذ ہو جائے گی، ورنہ نہیں۔

(سوال): شوہر نے کہا کہ موجودہ بیوی کے رہتے دوسری شادی کروں، تو دوسری بیوی کو طلاق ہے، پھر دوسری شادی کر لی، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ معلق طلاق نہیں ہے، کیونکہ معلق طلاق اس صورت میں ہوتی ہے، جب عورت سے نکاح ہو، اب مذکورہ صورت میں چونکہ ابھی دوسری عورت سے نکاح ہوا ہی نہیں، تو اسے معلق طلاق دینے کا کیا مطلب؟ کیونکہ نکاح سے پہلے کوئی طلاق نہیں ہوتی۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا طَلَاقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَا عِتْقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ .

''جس کا انسان مالک نہیں، اسے طلاق نہیں دے سکتا اور جس کا انسان مالک نہیں، اسے آزاد نہیں کر سکتا۔''

(مسند الإمام أحمد : 189/2، 207، سنن أبي داوٗد : 2190، سنن التّرمذي : 1181،

سنن ابن ماجه : 2047، وسندہٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۷۴۳) نے ''صحیح'' حافظ ذہبی رحمہ اللہ (تلخیص المستدرک : ۲/ ۲۰۴، ۲۰۵) اور ابن ملقن رحمہ اللہ (تحفۃ المحتاج، ح:۱۱۸۴) نے ''صحیح'' کہا ہے۔اس کی اور بھی سندیں ہیں۔

سوال: ایک شخص نے بیوی کو رات کے وقت غصہ میں کہا کہ اگر تو نے ایک دن تک میرا بدن چھوا، تو تجھے طلاق ہے، بیوی گھبرا گئی اور اس نے شوہر کا ہاتھ پکڑ کر معافی مانگنی چاہی، تو کیا طلاق واقع ہوئی یا نہیں، جبکہ شوہر کا کہنا ہے کہ میری طلاق کی نیت نہیں تھی؟

جواب: طلاق کے لیے جب صریح الفاظ بولے جائیں، تو اس میں نیت کا اعتبار نہیں ہوتا، وہ ہر حالت میں نافذ ہو جاتی ہے، اسی طرح دن کے الفاظ بولے جائیں، تو اس میں رات بھی شامل ہوتی ہے، لہٰذا مذکورہ صورت میں شوہر نے جو معلق طلاق دی، وہ نافذ ہو چکی ہے، کیونکہ بیوی نے شوہر کے ہاتھ کو چھوا ہے۔

سوال: بیوی کے جیل کاٹنے کے بعد شوہر کو طلاق دینے پر مجبور کیا جا سکتا ہے؟

جواب: شوہر کو مجبور نہیں کیا جا سکتا، طلاق کا اختیار اسے حاصل ہے، وہ چاہے، تو طلاق دے اور چاہے، تو نہ دے۔

سوال: کیا عورت کو رخصتی پر مجبور کیا جا سکتا ہے؟

جواب: نکاح عورت کی رضامندی سے ہوا ہے، تو اسے رخصتی پر مجبور کیا جا سکتا ہے۔

سوال: کیا قاضی طلاق دے سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: طلاق کا اختیار صرف شوہر کو حاصل ہے، دوسرا کوئی طلاق نہیں دے سکتا۔

سوال: ایک شخص نے لکھا کہ میں نے فلاں دن سے خاوند ہونے کا خیال دل سے

نکال دیا ہے، تو طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب): یہ طلاق کے لیے صریح الفاظ نہیں ہیں، شوہر سے پوچھا جائے گا کہ یہ الفاظ بولتے وقت اس کی نیت کیا تھی، اگر طلاق کی نیت تھی، تو اسی دن سے طلاق واقع ہو گئی اور اگر طلاق کی نیت نہیں تھی، تو طلاق نہیں ہوئی۔

(سوال): جبراً طلاق دلانا کیسا ہے؟

(جواب): جائز نہیں۔ طلاق کا حق شوہر کو حاصل ہے، اس کی مرضی کے خلاف اس کے حق کو استعمال کروانا شرعاً و قانوناً ممنوع ہے۔

(سوال): کیا کنکریاں پھینکنے سے طلاق واقع ہوتی ہے؟

(جواب): نہیں۔

(سوال): اقرار نامہ لکھا کہ میں نے اپنا حقِ طلاق روح نبوت یعنی نبی کریم ﷺ کی روح کو تفویض کیا، اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ لغو اقرار نامہ ہے، اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ اقرار نامہ لکھنے والے کی نیت اگر یہ تھی کہ نبی کریم ﷺ کی روح مبارکہ دنیا میں تشریف لاتی ہے اور ہر بات جانتی سمجھتی ہے، تو یہ باطل نظریہ ہے۔

❀ علامہ صنع اللہ حنفی (۱۱۲۰ھ) لکھتے ہیں:

”جو یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ کے علاوہ نبی، ولی، روح یا کسی اور ہستی کو مصیبت دور کرنے اور حاجت پوری کرنے کا اختیار ہے، تو وہ جہالت کی خطرناک وادی میں واقع ہو گیا ہے اور وہ جہنم کے دھانے پر کھڑا ہے۔

بعض لوگ دلیل دیتے ہیں کہ اولیائے کرام (حاجب روائی) اپنی کرامات کے

ذریعہ کرتے ہیں۔ اللہ کی پناہ اس بات سے کہ اللہ کے ولیوں کو ایسے مقام پر سمجھا جائے اوران سے یہ گمان رکھا جائے کہ وہ کرامت کے ذریعے لوگوں کی تکلیفیں دور کرتے اور ان کو فائدہ پہنچاتے ہیں، یہ تو بتوں کے پجاریوں کا عقیدہ ہوا کرتا تھا، جیسا کہ اللہ کریم ان کا یہ جملہ نقل فرماتے ہیں:

﴿هٰٓؤُلَاءِ شُفَعَاءُ نَا عِنْدَ اللّٰهِ﴾ ''یہ اللہ تعالیٰ کے یہاں ہمارے سفارشی ہیں۔'' اسی طرح ان کا ایک اور جملہ یوں نقل کیا: ﴿مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى﴾ ''ہم ان کی عبادت محض اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ کے قریب کردیں۔''

(سيف الله على من كذب على أولياء الله، ص 48)

سوال: کیا فاسقوں کی گواہی سے طلاق ثابت ہوتی ہے؟

جواب: فاسقوں کی گواہی قبول نہیں، تا آنکہ تائب ہوجائیں۔

سوال: کیا یہ بات درست ہے کہ جس عورت کے بیس بچے ہوجائیں، وہ نکاح سے باہر ہوجاتی ہے؟

جواب: یہ فضول بات ہے، اس کی کوئی حقیقت نہیں، وہ منکوحہ ہی رہتی ہے۔

سوال: استاذ طلاق دینے کو کہے اور باپ وغیرہ روکے، تو کیا کرے؟

جواب: جس کی بات بہتر لگے، اس پر عمل کرے۔

سوال: جو عورت زنا میں مبتلا ہوجائے، اسے طلاق دینا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: اگر عورت زنا کرلے اور توبہ نہ کرے، تو اسے طلاق دینا ضروری ہے۔ اگر وہ زانیہ عورت کو اپنے عقد میں رکھے گا، تو دیوث قرار پائے گا۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ﴾(النّور : ٢٦)

''خبیث (زانی) مردوں کے لیے خبیث (زانی) عورتیں ہیں اور خبیث عورتوں کے لیے خبیث مرد ہیں۔''

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثَلَاثٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؛ الْعَاقُّ بِوَالِدَيْهِ، وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ الْمُتَشَبِّهَةُ بِالرِّجَالِ، وَالدَّيُّوثُ .

''تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہ ہوں گے اور نہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف (نظر رحمت سے) دیکھے گا؛ ① والدین کا نافرمان ② مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورت ③ دیوث۔''

(مسند الإمام أحمد : 6180، وسندهٗ حسنٌ)

سوال: طلاق بائن کے بعد حلالہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: نکاح حلالہ زنا ہے، یہ منعقد نہیں ہوتا۔ اس کے بطلان پر کتاب وسنت اور آثار صحابہ دلالت کناں ہیں، نیز اہل علم کا اجماع بھی ہے۔

❁ علامہ ابن قدامہ رحمہ اللہ (٦٢٠ھ) فرماتے ہیں:

جُمْلَتُهُ أَنَّ نِكَاحَ الْمُحَلِّلِ حَرَامٌ بَاطِلٌ، فِي قَوْلِ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ ...... وَقَوْلُ مَنْ سَمَّيْنَا مِنَ الصَّحَابَةِ، وَلَا مُخَالِفَ لَهُمْ، فَيَكُونُ إِجْمَاعًا .

''خلاصہ کلام یہ ہے کہ حلالہ کا نکاح حرام اور باطل ہے، سب اہل علم کا یہی

مذہب ہے۔......جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہم نے نام ذکر کیے ہیں، ان کا بھی یہی مذہب ہے، صحابہ میں کوئی مخالف نہیں، لہٰذا اس پر (صحابہ کا) اجماع ہوا۔''

(المُغني : ۷/۱۸۰۔۱۸۲)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

قَدِ اتَّفَقَ أَئِمَّةُ الْفَتْوٰى كُلُّهُمْ أَنَّهٗ إِذَا شُرِطَ التَّحْلِيلُ فِي الْعَقْدِ كَانَ بَاطِلًا .

''تمام ائمہ فتویٰ کا اتفاق ہے کہ جب نکاح میں حلالہ کی شرط لگائی جائے، تو وہ باطل ہو جاتا ہے۔''(مَجموع الفتاویٰ : ۳۲/۱۵۵)

❁ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

نِكَاحُ الْمُحَلِّلِ لَمْ يُبَحْ فِي مِلَّةٍ مِّنَ الْمِلَلِ قَطُّ وَلَمْ يَفْعَلْهُ أَحَدٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ، وَلَا أَفْتٰى بِهٖ وَاحِدٌ مِّنْهُمْ؟ .

''حلالہ کسی بھی دین میں کبھی بھی حلال نہیں ہوا، کسی صحابی نے نکاح حلالہ کیا، نہ اس کے جواز کا فتویٰ دیا۔''

(إعلام الموقعين : ۳/٤٤)

❁ علامہ کرمانی حنفی رحمہ اللہ (۸۵۴ھ) فرماتے ہیں:

بُطْلَانُ النِّكَاحِ حِينَئِذٍ اتِّفَاقًا .

''(حلالہ کی نیت سے کیا جانے والا) یہ نکاح بالاتفاق باطل ہے۔''

(شرح المَصابيح : 33/4)

جس عورت کو طلاق بائن ہو جائے، وہ اس حیلے کی نیت سے نکاح نہیں کر سکتی۔ البتہ

دوسری جگہ نکاح کر لے، تو اس کی مرضی سے طلاق ہو جائے یا وہ وفات پا جائے، تو پہلے شوہر کے لیے حلال ہو سکتی ہے۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا أَنْ يُّقِيمَا حُدُودَ اللّٰهِ وَتِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ﴾ (البقرة: ۲۳۰)

''اگر اس کو (تیسری بار) طلاق دے دے، تو اب وہ اس کے لیے حلال نہیں، تا آنکہ وہ عورت اس کے علاوہ دوسرے مرد سے نکاح کر لے، پھر اگر وہ بھی طلاق دے دے، تو ان دونوں (عورت اور سابقہ شوہر) کو دوبارہ (نکاح جدید کے ساتھ) میل جول کرنے میں کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ انہیں یقین ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم رکھیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں، جنہیں کو جاننے والوں کے لیے واضح کر رہا ہے۔''

(سوال): نکاح کے وقت مہر معجّل طے پایا تھا، مگر شوہر ابھی تک ادا نہیں کر سکا، تو کیا میاں بیوی کے مابین تفریق یا طلاق ہو جائے گی؟

(جواب): مہر معجّل کا مطالبہ عورت نکاح کے بعد کسی بھی وقت کر سکتی ہے، البتہ عدم ادائیگی کی صورت میں طلاق یا تفریق واقع نہیں ہوتی، مگر عورت مہر معجّل کی ادائیگی تک شوہر کو پاس آنے سے روک سکتی ہے، بلکہ شوہر کے گھر رخصت ہونے سے بھی منع کر سکتی ہے۔

(سوال): کیا مطلقہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے؟

(جواب): ولی کی اجازت کے ساتھ کر سکتی ہے۔

(سوال): پردہ نشیں کے سامنے اجنبی مرد جائے، تو کیا نکاح ٹوٹ جاتا ہے؟

(جواب): نکاح نہیں ٹوٹتا، البتہ غیر محرم کا اجنبی عورتوں کی طرف دیکھنا جائز نہیں۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذٰلِكَ أَزْكٰى لَهُمْ إِنَّ اللّٰهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ﴾(النّور: ۳۰)

''(اے نبی!) مؤمن مردوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لیے بہت پاکیزگی کی بات ہے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے اچھی طرح خبردار ہے۔''

❀ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل بن عباس کو اپنی سواری کے پیچھے سوار کرلیا، جو حسین بالوں، سفید رنگت اور خوبصورت چہرے والے شخص تھے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے، تو فضل ان عورتوں کو دیکھنے لگے جو ہودجوں میں بیٹھی جا رہی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل کے چہرے پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور فضل نے اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرف اپنا ہاتھ رکھا، تو فضل نے اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا، وہ انہیں دیکھ رہے تھے۔''

(صحيح مسلم: 1218)

(سوال): جس عورت پر زنا کا شبہ ہو، اسے طلاق دینی چاہیے یا نہیں؟

(جواب): جب تک زنا ثابت نہ ہو جائے، اسے زانیہ نہیں کہا جا سکتا، لہٰذا ایسی عورت کو طلاق نہیں دینی چاہیے۔

(سوال): طلاق کا وکیل بنانا کیسا ہے؟

(جواب): اگر شوہر طلاق کے لیے کسی کو وکیل مقرر کر دے، تو ایسا کرنا جائز ہے اور وکیل کی دی گئی طلاق نافذ ہو گی۔

(سوال): ایک طلاق کا وکیل بنایا تھا، مگر وکیل نے تین طلاق دے دیں، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): چونکہ شوہر نے ایک طلاق کا وکیل بنایا تھا، تو ایک ہی نافذ ہو گی۔

(سوال): عدالت کے ذریعے طلاق دلوانا کیسا ہے؟

(جواب): طلاق کا اختیار شوہر کے پاس ہے، کوئی قاضی یا جج طلاق نہیں دے سکتا، لہٰذا عدالت کے ذریعے طلاق دلوانا جائز نہیں۔

(سوال): جو شخص بیوی سے زنا کا دھندا کرائے، اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب): ایسا شخص دیوث ہے، زنا کی کمائی کھانا حرام اور ناجائز ہے۔ البتہ جو شخص بیوی سے زنا کرائے، اس کا نکاح ختم نہیں ہوتا۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثَلَاثٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؛ الْعَاقُّ بِوَالِدَيْهِ، وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ الْمُتَشَبِّهَةُ بِالرِّجَالِ، وَالدَّيُّوثُ .

''تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہ ہوں گے اور نہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف (نظر رحمت سے) دیکھے گا؛ ① والدین کا نافرمان ② مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورت ③ دیوث۔''

(مسند الإمام أحمد : 6180، وسندہٗ حسنٌ)

❀ سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ .

''رسول اللہ ﷺ نے کتے کی کمائی، زانیہ کی اجرت اور کاہن کی کمائی سے منع کیا ہے۔''

(صحيح البخاري : 2237، صحيح مسلم : 1567)

❁ سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ، وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ .

''کتے کی کمائی خبیث ہے، زانیہ کی اجرت خبیث ہے اور سینگی لگانے کی مزدوری بھی خبیث ہے۔''

(صحيح مسلم : 1568)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ، وَكَسْبِ الْبَغِيِّ، وَثَمَنِ الْكَلْبِ .

''رسول اللہ ﷺ نے، کتے، زنا اور سینگی کی کمائی سے منع کیا ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : 7976، سنن النسائي : 4673، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا يَحِلُّ ثَمَنُ الْكَلْبِ، وَلَا حُلْوَانُ الْكَاهِنِ، وَلَا مَهْرُ الْبَغِيِّ .

''کتے کی کمائی حلال نہیں ہے، اسی طرح کاہن کی کمائی اور زانیہ کی اجرت بھی حلال نہیں ہے۔''

(سنن أبي داود : 3484، صحيح أبي عوانة : 5273، وسندهٔ حسنٌ)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔

(فتح الباري : 4/426)

سوال: جو شخص شراب کا کاروبار کرتا ہو، کیا اس کی بیوی کو طلاق ہو جاتی ہے؟

جواب: شراب حرام ہے اور حرام چیز کا کاروبار بھی حرام ہے، مگر اس سے بیوی کو طلاق نہیں ہوتی، البتہ جو شخص شراب کی حرمت کو جانتے بوجھتے اسے حلال سمجھے، تو وہ کافر و مرتد ہے، اس کا نکاح فسخ ہو جائے گا، کیونکہ وہ ضروریات دین کا منکر ہے، شراب کی حرمت قرآن، احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔

سوال: حاملہ عورت کہتی ہے کہ مجھے طلاق ہو چکی ہے، تو کیا وضع حمل کے بعد اس کا دوسری جگہ نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: حاملہ کو طلاق واقع ہو جاتی ہے اور اس کی عدت وضع حمل ہے، اس کے بعد وہ دوسری جگہ شادی کر سکتی ہے، خواہ طلاق کے کچھ دنوں بعد ہی وضع حمل ہو جائے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِّسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَّاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ (الطّلاق : ٤)

''وہ طلاق یافتہ خواتین جو ماہواری سے ناامید ہو چکی ہیں، تم کو اگر ماہواری کے خون کے بارے میں شک ہو، تو ان کی عدت تین ماہ ہے، جن کی ماہواری ابھی شروع ہی نہیں ہوئی، ان کی عدت بھی تین ماہ ہے اور حاملہ کی عدت وضع

حمل ہے۔‘‘

سوال: ایک شخص کی دو بیویاں ہیں، وہ ایک کو طلاق دے کر اس کی شادی اپنے بھائی سے کرانا چاہتا ہے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر بیوی راضی ہے، تو وہ ایک کو طلاق دے کر عدت کے بعد اس کا نکاح اپنے بھائی سے کرا سکتا ہے۔ اس ارادے سے طلاق دینا جائز ہے۔

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

’’سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ آئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے امیر ترین صحابی سیدنا سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کو ان کا بھائی بنا دیا۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کہنے لگے: عبدالرحمٰن! آپ جانتے ہیں کہ میں انصار کا امیر ترین فرد ہوں، آپ میرا آدھا مال لے لیجئے، میری دو بیویاں ہیں، ان میں جو خوبصورت لگے، اسے طلاق دے دیتا ہوں، عدت کے بعد آپ اس سے نکاح کر لیجئے گا۔ سیدنا عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اللہ آپ کے گھر میں برکت دے، مجھے آپ بازار کا رستہ بتلا دیجئے، بازار گئے اور کچھ گھی اور پنیر کما کر لے آئے۔‘‘

(صحيح البخاري: 3781، وغيره)

سوال: شوہر بیوی کی ہر جائز خواہش پوری کرتا ہے، مگر وہ پھر بھی طلاق کا مطالبہ کرتی ہے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: بلا وجہ طلاق کا مطالبہ گناہ ہے، اس پر وعید آئی ہے۔

❁ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ مِنْ غَيْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَامٌ

عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ .

''جس عورت نے بلا وجہ اپنے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کیا، تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : 283/5، سنن أبي داوٗد : 2226، سنن التّرمذي : 1187، سنن ابن ماجه : 2055، وسندہٗ صحیحٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن''، امام ابن حبان رحمہ اللہ (۴۱۸۴) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ (۲/۲۰۰) نے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

سوال: شوہر اور بیوی کے مابین جھگڑا ہے، بیوی میکے میں ہے، شوہر کو نباہ کی اُمید نہیں، مگر وہ طلاق بھی نہیں دیتا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں شوہر کو چاہیے کہ اسے طلاق دے دے۔

سوال: تنہائی میں دی گئی طلاق کا کیا حکم ہے؟

جواب: تنہائی میں دی گئی طلاق بھی واقع ہو جاتی ہے۔

سوال: نابالغ شوہر کی منکوحہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے؟

جواب: اگر عورت کا نکاح نابالغی کی عمر میں ہوا تھا اور اب وہ بالغ ہو چکی ہے، تو اسے خیار بلوغ حاصل ہے، اگر وہ نابالغ شوہر سے کیا گیا نکاح قائم نہیں رکھنا چاہتی، تو پہلے اس نکاح کو فسخ کرے گی، پھر دوسری جگہ شادی کرے گی، مگر پہلے نکاح کو فسخ کیے بغیر دوسری جگہ نکاح کرنا جائز نہیں، کیونکہ وہ منکوحہ ہے۔

سوال: نکاح ہوا، مگر شوہر نے نہ نان ونفقہ دیا اور نہ حقوق شوہری ادا کیے، تو لڑکی

نے دوسری جگہ نکاح کرلیا، کیا حکم ہے؟

(جواب): جب نکاح ہو چکا، تو اب لڑکی کے لیے بغیر خلع یا طلاق کے دوسری جگہ نکاح کرنا جائز نہیں، وہ بدستور منکوحہ شمار ہوگی۔ نان ونفقہ یا حقوق شوہری ادا نہ کرنے سے عورت نکاح سے نہیں نکلتی، نکاح سے نکلنے کے لیے طلاق یا خلع ضروری ہے۔

(سوال): ایک شخص نے قسم کھائی کہ اگر میں دوسرا نکاح کروں، تو دوسری منکوحہ مجھ پر حرام ہے، پھر اس نے دوسری شادی کر لی، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اگر شوہر کی نیت طلاق کی تھی، تو بھی یہ معلق طلاق نہیں، کیونکہ معلق طلاق اسی وقت معتبر ہوتی ہے، جب نکاح کے بعد دی جائے، نکاح سے پہلے دی گئی طلاق معتبر نہیں ہوتی، یہ لغو ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ﴾

(الأحزاب : ٤٩)

''اہل ایمان! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرلو، پھر انہیں طلاق دے دو۔''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے پہلے نکاح کا ذکر کیا، بعد میں طلاق کا ذکر کیا، اس میں اشارہ ہے کہ جب تک نکاح نہ ہو، طلاق کا اختیار نہیں۔

(سوال): یہ کہنا کہ دنیا کی ساری عورتیں میری ماں ہیں، کیا حکم ہے؟

(جواب): یہ لغو کلام ہے، اس کی کوئی حیثیت نہیں۔

(سوال) ایک شخص طلاق یافتہ بیوی سے جماع کرتا ہے، کیا اسے امام بنانا جائز ہے؟

(جواب): اگر رجعی طلاق کے بعد اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے، تو کوئی حرج نہیں، یہ

رجوع ہے۔البتہ اگر طلاق بائن کے بعد جماع کرتا ہے،تو وہ زانی ہے،ایسے شخص کو امامت کا منصب دینا جائز نہیں۔

سوال: جو شخص نکاح حلالہ کرتا ہے،اسے امام مسجد مقرر کرنا کیسا ہے؟

جواب: حلالہ کرنے اور کرانے والا ملعون ہے۔ایسا شخص زانی ہے،اسے امام مسجد مقرر کرنا جائز نہیں۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ .

''رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لیے حلالہ کیا گیا،دونوں مردوں پر لعنت فرمائی ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : ٣٢٣/٢، مسند البزّار(كشف الأستار : ١٤٤٢)، مسند إسحاق ومسند أبي يعلىٰ (نصب الرّاية : ٢٤٠/٣)، السنن الكبرٰى للبيهقي : ٢٠٨/٧، المتفق للخطيب : ١٧٠٥، وسندهٗ حسنٌ)

❀ امام ابن الجارود رحمہ اللہ (٦٨٤) نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

سوال: گونگے کی طلاق کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: گونگا اگر لکھنا پڑھنا جانتا ہے،تو وہ لکھ کر طلاق دے گا،اگر گونگا اَن پڑھ ہے،تو عرف میں جو اشارہ طلاق کے لیے مستعمل ہے،اس سے طلاق دے سکتا ہے۔

سوال: عورت پابند شرع ہے،جبکہ شوہر پابند شرع نہیں،کیا نکاح فسخ ہوجائے گا؟

جواب: شوہر کے پابند شرع نہ ہونے سے نکاح فسخ نہیں ہوتا۔البتہ اگر شوہر یا بیوی میں سے کوئی مرتد ہوجائے،تو نکاح فسخ ہوجائے گا۔